آقا کا مہینہ

محمد الیاس عطار قادری رضوی

مکتبۃ المدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

آقا کا مہینہ[1]

عاشقِ دُرُود و سلام کا مقام

حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوبکر شِبلی علیہ رَحمۃُ اللہِ الوَلی ایک روز بغدادِ مُعلّٰی کے جَیِّد عالِم حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر بن مُجاہد علیہ رَحمۃُ اللہِ الواحد کے پاس تشریف لائے۔ انہوں نے فوراً کھڑے ہوکر اُن کو گلے لگالیا اور پیشانی چوم کر بڑی تعظیم کے ساتھ اپنے پاس بٹھایا۔ حاضرین نے عرض کیا: یاسیِّدی! آپ اور اہلِ بغداد آج تک اِنہیں دیوانہ کہتے رہے ہیں مگر آج ان کی اِس قدر تعظیم کیوں؟ جواب دیا: میں نے یوں ہی ایسا نہیں کیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج رات میں نے خواب میں یہ ایمان افروز منظر دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر شِبلی علیہ رَحمۃُ اللہِ الوَلی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو سرکارِ دوعالم، نورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کھڑے ہوکر ان کو سینے سے لگالیا اور پیشانی کو بوسہ دے کر اپنے پہلو میں بٹھالیا۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! شِبلی پر اِس قدر شفقت کی وجہ؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے

---

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز باب المدینہ کراچی میں ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع (۲۵ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ/ 10-07-08) میں فرمایا تھا۔ ترمیم واضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ **۔مجلسِ مکتبۃ المدینہ**

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود پاک پڑھا اللہ عزّوجلّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے (غیب کی خبر دیتے ہوئے) فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے: لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾ (پ ۱۱، التوبہ ۱۲۸) اور اس کے بعد مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے۔

(اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۳۴٦ مؤسسة الريان بيروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آقا کا مہینہ

رسولِ اکرم، نُورِ مُجسّم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحتَشَم، شافِعِ اُمَم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا شعبانُ الْمُعظَّم کے بارے میں فرمانِ مُکرَّم ہے: ''شعبان میرا مہینہ ہے اور رَمضان اللہ کا مہینہ ہے۔''

(اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۳۰۱ حدیث ۴۸۸۹ دارالکتب العلمیة بیروت)

شعبان کے پانچ حُرُوف کی بہاریں

سُبحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ماہِ شعبانُ المعظَّم کی عظمتوں پر قربان! اِس کی فضیلت کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اسے ''میرا مہینہ'' فرمایا۔ سیِّدُنا غوثِ اعظم محبوبِ سُبحانی، قِندیلِ نورانی، شیخ عبدُالقادِر جیلانی حنبلی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَلی لفظ ''شعبان'' کے پانچ حُرُوف: ''ش، ع، ب، ا، ن'' کے مُتعلِّق نَقل فرماتے ہیں: ش سے مُراد ''شَرَف'' یعنی بُزُرگی، ع سے مُراد ''عُلُوّ''

فرمانِ مُصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم: جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

یعنی بُلندی، ب سے مُراد ''بِر'' یعنی اِحسان و بھلائی، ''ا'' سے مُراد ''اُلفت'' اور ن سے مُراد ''نُور'' ہے تو یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اِس مہینے میں عطا فرماتا ہے، یہ وہ مہینہ ہے جس میں نیکیوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، بَرَکتوں کا نُزُول ہوتا ہے، خطائیں مٹادی جاتی ہیں اور گُناہوں کا کفّارہ ادا کیا جاتا ہے، اور خیرُ الْبَرِیّہ، سَیِّدُ الْوَریٰ جناب محمدِ مُصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم پر دُرُودِ پاک کی کثرت کی جاتی ہے اور یہ نبیِّ مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم پر دُرُود بھیجنے کا مہینہ ہے۔''

(غُنیَۃُ الطّالِبین ج ۱ ص ۳۴۱، ۳۴۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَحابۂ کِرام علیہِمُ الرِّضوان کا جذبہ

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''ماہِ شعبان کا چاند نظر آتے ہی صَحابۂ کِرام علیہِمُ الرِّضوان تِلاوتِ قراٰنِ پاک کی طرف خُوب مُتَوَجِّہ ہو جاتے، اپنے اَموال کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ غُرَبا و مَساکین مسلمان ماہِ رَمضان کے روزوں کے لئے تیاری کرسکیں، حُکّام قیدیوں کو طَلَب کرکے جس پر ''حد'' (سزا) قائم کرنا ہوتی اُس پر حد قائم کرتے، بقیّہ میں سے جن کو مناسِب ہوتا اُنہیں آزاد کردیتے، تاجر اپنے قرضے ادا کردیتے، دوسروں سے اپنے قرضے وُصُول کرلیتے۔ (یوں ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک سے قبل ہی اپنے آپ کو فارِغ کرلیتے) اور رَمضان شریف کا چاند نظر آتے ہی غُسل کرکے (بعض حضرات) اعتِکاف میں بیٹھ جاتے۔'' (غُنیَۃُ الطّالِبین ج ۱ ص ۳۴۱)

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود ِپاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہوگیا۔ (ابن سنی)

موجودہ مُسلمانوں کا جذبہ

سُبحٰنَ اللّٰہِ عزَّوَجَلَّ! پہلے کے مُسلمانوں کو عِبادت کا کِس قدر ذَوق ہوتا تھا! مگر افسوس! آج کل کے مُسلمانوں کو زیادہ تر حُصولِ مال ہی کا شوق ہے۔ پہلے کے مَدَنی سوچ رکھنے والے مسلمان مُتَبرِّک ایّام میں ربُّ الانام عزَّوَجَلَّ کی زیادہ سے زیادہ عبادت کر کے اُس کا قُرب حاصِل کرنے کی کوششیں کرتے تھے اور آج کل کے مُسلمان مُبارَک دنوں، خُصُوصاً ماہِ رَمَضانُ المبارَک میں دنیا کی ذلیل دولت کمانے کی نئی نئی ترکیبیں سوچتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں پر مہربان ہو کر نیکیوں کا اَجر وثواب خوب بڑھا دیتا ہے، لیکن دنیا کی دولت سے محبت کرنے والے لوگ رَمَضانُ المبارَک میں اپنی چیزوں کا بھاؤ بڑھا کر اپنے ہی مسلمان بھائیوں میں لوٹ مار مچا دیتے ہیں۔ صد کروڑ افسوس! خیر خواہیِ مسلمین کا جذبہ دم توڑتا نظر آرہا ہے! ؎

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وقتِ دُعا ہے　　اُمّت پہ تری آ کے عَجَب وَقْت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے　　پردیس میں وہ آج غریبُ الغُربا ہے
فَریاد ہے اے کَشْتیِ اُمّت کے نگہبان
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

نفلی روزوں کا پسندیدہ مہینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے دِلوں کے چَین، سرورِ کونین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ماہِ **شعبان** میں کثرت سے روزے رکھنا پسند فرماتے۔ **حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ**

بن ابی قیس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ اُنہوں نے اُمُّ المؤمنین سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو فرماتے سنا: میرے سرتاج، صاحِبِ معراج صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا پسندیدہ مہینہ شعبانُ المُعَظَّم تھا کہ اس میں روزے رکھا کرتے پھر اسے رَمَضانُ المبارَک سے ملا دیتے۔ (سُنَنِ ابوداؤد ج۲ ص۴۷٦ حدیث ۲۴۳۱ داراحیاء التراث العربی بیروت)

لوگ اس سے غافل ہیں

حضرتِ سَیِّدُنا اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، ''میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم میں دیکھتا ہوں کہ جس طرح آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم شعبان میں روزے رکھتے ہیں اِس طرح کسی بھی مہینے میں نہیں رکھتے؟ فرمایا: رَجَب اور رَمَضان کے بیچ میں یہ مہینہ ہے، لوگ اِس سے غافل ہیں، اِس میں لوگوں کے اَعمال اللہ ربُّ العٰلمین عزَّوَجَلَّ کی طرف اُٹھائے جاتے ہیں اور مجھے یہ محبوب ہے کہ میرا عمل اس حال میں اُٹھایا جائے کہ میں روزہ دار ہُوں۔ (سُنَن نَسائی ص ۳۸۷ حدیث ۲۳۵۴ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

مرنے والوں کی فہرس بنانے کا مہینہ

حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: تاجدارِ رِسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم پورے شعبان کے روزے رکھا کرتے تھے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کیا سب مہینوں میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ شعبان کے روزے رکھنا ہے؟ تو

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

محبوبِ ربُّ العِباد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا وَقتِ رُخصت آئے اور میں روزہ دار ہُوں۔ (مُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی ج٤ ص٢٧٧ حدیث ٤٨٩٠ دارالکتب العلمیة بیروت)

آقا شعبان کے اکثر روزے رکھتے تھے

بخاری شریف میں ہے: حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ رسولُ اللّٰہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **شعبان** سے زیادہ کسی مہینے میں روزے نہ رکھا کرتے بلکہ پُورے **شعبان** ہی کے روزے رکھ لیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے: اپنی اِستِطاعت کے مطابق عمل کرو کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس وَقت تک اپنا فضل نہیں روکتا جب تک تم اُکتا نہ جاؤ۔

(صَحیح بُخاری ج١ ص٦٤٨ حدیث ١٩٧٠ دارالکتب العلمیة بیروت)

حدیثِ پاک کی شرح

شارِحِ بخاری **حضرتِ علّامہ مفتی محمد شریف الحق** امجدی علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: مراد یہ ہے کہ شعبان میں اکثر دنوں میں روزہ رکھتے تھے اسے تَغْلِیْباً (تَغ۔لی۔باً یعنی غلبے اور زِیادت کے لحاظ سے) **کُل** (یعنی سارے مہینے کے روزے رکھنے) سے تعبیر کر دیا۔ جیسے کہتے ہیں: "فُلاں نے پوری رات عبادت کی" جب کہ اس نے رات میں کھانا بھی کھایا ہو اور ضَروریات سے فراغت بھی کی ہو، یہاں تَغْلِیْباً اکثر کو کُل کہہ دیا۔ مزید فرماتے ہیں: اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعبان میں جسے قُوَّت ہو وہ

زیادہ سے زیادہ روزے رکھے۔ البتّہ جو کمزور ہو وہ روزہ نہ رکھے کیونکہ اس سے رَمضان کے روزوں پر اثر پڑے گا، یِہی مَحمَل (مَح۔مَل یعنی مراد و مقصد) ہے ان احادیث کا جن میں فرمایا گیا کہ نصف شعبان کے بعد روزہ نہ رکھو۔ (ترمذی حدیث ۷۳۸)

(نزهة القاري ج ۳ ص ۳۷۷، ۳۸۰ فريد بك استال مركز الاولياء لاهور)

دعوتِ اسلامی میں روزوں کی بہاریں

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صَفَحات پر مشتمل کتاب، ''فیضانِ سنّت (جلداول)'' صَفْحہ 1379 پر ہے: حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الوالی فرماتے ہیں: مذکورہ حدیثِ پاک میں پورے ماہِ شَعبانُ الْمُعَظَّم کے روزوں سے مُراد اکثر شَعبانُ الْمُعَظَّم (یعنی مہینے کے آدھے سے زیادہ دنوں) کے روزے ہیں۔ (مُکاشَفَۃُ القُلوب ص ۳۰۳) اگر کوئی پورے شَعبانُ الْمُعَظَّم کے روزے رکھنا چاہے تو اُس کو مُمانَعَت بھی نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے کئی اسلامی بھائی اور اسلامی بہنوں میں رجبُ الْمُرَجَّب اور شَعبانُ الْمُعَظَّم دونوں مہینوں میں روزے رکھنے کی ترکیب ہوتی ہے اور مسلسل روزے رکھتے ہوئے یہ حضرات رَمضانُ المبارَک سے مل جاتے ہیں۔

شَعبان کے اکثر روزے رکھنا سنّت ھے

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا رِوایَت فرماتی

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابویعلی)

ہیں: حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، شافعِ اُمَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو میں نے **شعبان** سے زیادہ کسی مہینے میں **روزہ** رکھتے نہ دیکھا۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **سِوائے چند دِن کے پورے ہی ماہ** کے روزے رکھا کرتے تھے۔

(سُنَنِ تِرمِذی ج ۲ ص ۱۸۲ حدیث ۷۳۶ دارالفکر بیروت)

تِری سنّتوں پہ چل کر مِری روح جب نکل کر
چلے تم گلے لگانا مَدَنی مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بھلائیوں والی راتیں

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں، میں نے نبیِّ کریم، رء وفٌ رَّحیم علیہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ عَزَّوَجَلَّ (خاص طور پر) چار راتوں میں بھلائیوں کے دروازے کھول دیتا ہے: (١) بقر عید کی رات (٢) عیدُ الفطر کی رات (٣) **شعبان کی پندرھویں رات** کہ اس رات میں **مرنے والوں** کے نام اور لوگوں کا **رِزق** اور (اِس سال) **حج** کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں (٤) عَرَفہ کی (یعنی 8 اور 9 ذُوالحجّہ کی درمیانی) رات اذانِ (فجر) تک۔

(تفسیر دُرِّ مَنثور ج ۷ ص ۴۰۲ دار الفکر بیروت)

نازُک فیصلے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پندرہ شَعْبانُ الْمُعَظَّم کی رات کتنی نازُک ہے! نہ

جانے کس کی قسمت میں کیا لکھ دیا جائے! بعض اوقات بندہ غفلت میں پڑا رہ جاتا ہے اور اُس کے بارے میں کچھ کا کچھ ہو چکا ہوتا ہے۔ ''غُنیۃُ الطّالِبین'' میں ہے: بہُت سے کَفَن دُھل کر تیار رکھے ہوتے ہیں مگر کَفَن پہننے والے بازاروں میں گھوم پھر رہے ہوتے ہیں، کافی لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کی قَبریں کُھدی ہوئی تیار ہوتی ہیں مگر اُن میں دَفْن ہونے والے خوشیوں میں مَسْت ہوتے ہیں، بعض لوگ ہنس رہے ہوتے ہیں حالانکہ اُن کی موت کا وَقت قریب آچکا ہوتا ہے۔ کئی مکانات کی تعمیرات کا کام پورا ہوگیا ہوتا ہے مگر ساتھ ہی ان کے مالِکان کی زندگی کا وَقت بھی پورا ہو چکا ہوتا ہے۔ (غُنیۃُ الطّالِبین ج ١ ص ٣٤٨)

آگاہ اپنی موت سے کوئی بَشَر نہیں

سامان سو برس کا ہے پَل کی خبر نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ڈھیروں گناھگاروں کی مغفِرت ھوتی ھے مگر....

حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے رِوایت ہے، حُضُور سراپا نور، فیض گنجور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل (عَلَیْہِ السَّلام) آئے اور کہا یہ شَعبان کی پندرَھویں رات ہے اسمیں اللہ تعالٰی جہنَّم سے اِتنوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے بَنی کَلْب کی بکریوں کے بال ہیں مگر کافِر اور عداوت والے اور رِشتہ کاٹنے والے اور کپڑا لٹکانے والے اور والِدَین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب کے عادی کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ٣ ص ٣٨٤ حدیث ٣٨٣٧) حدیثِ پاک میں ''کپڑا لٹکانے والے'' کا جو بیان ہے، اِس سے مُراد

وہ لوگ ہیں جو تکبُّر کے ساتھ ٹخنوں کے نیچے تہبند یا پاجامہ وغیرہ لٹکاتے ہیں) کروڑوں حنبلیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ ابنِ عَمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے جو رِوایت نَقل کی اُسمیں قاتِل کا بھی ذِکر ہے۔

(مُسندِ اِمام احمد ج۲ ص۵۸۹ حدیث ۶۶۵۳ دار الفکر بیروت)

حضرتِ سیِّدُنا کثیر بن مُرَّہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے، تاجدارِ رِسالت، سراپا رحمت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ عزَّوَجلَّ شعبان کی پندرہویں شب میں تمام زمین والوں کو بَخش دیتا ہے سِوائے مشرِک اور عداوت والے کے۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص۳۸۱ حدیث ۳۸۳۰ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حضرتِ داوٗد علیہ السّلام کی دعا

امیرُ الْمؤمنین حضرت مولیٰ مشکل کشا، سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیم شَعْبانُ الْمُعَظَّم کی پندرھویں رات یعنی شبِ براءَت میں اکثر باہَر تشریف لاتے۔ ایک بار اِسی طرح شبِ براءَت میں باہَر تشریف لائے اور آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر فرمایا: ایک مرتبہ اللہ کے نبی حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے شعبان کی پندرھویں رات آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی اور فرمایا: یہ وہ وقت ہے کہ اس وَقت میں جس شخص نے جو بھی دُعا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مانگی اُسکی دعا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قبول فرمائی اور جس نے مغفِرت طلب کی اللہ عزَّوَجلَّ نے اسکی مغفِرت فرمادی بشرطیکہ دُعا کرنے والا عُشّار (یعنی ظلماً ٹیکس لینے والا)، جادوگر، کاہن اور باجا بجانے والا نہ

ہو، پھر یہ دعا کی: اَللّٰھُمَّ رَبَّ دَاوٗدَ اغْفِرْ لِمَنْ دَعَاکَ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ اَوِ اسْتَغْفَرَکَ فِیْھَا یعنی اے اللہ عزَّوَجَلَّ! اے داؤد کے پروردگار! جو اِس رات میں تجھ سے دُعا کرے یا مغفِرت طلب کرے تو اُس کو بخش دے۔

(لَطائِفُ المَعارِف لابن رجب الحنبلی ج۱ ص۱۳۷ باختصار ،دارابن حزم بیروت)

ہر خطا تُو درگزر کر بیکس و مجبور کی
یاالٰہی! مغفِرت کر بیکس و مجبور کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

محرُوم لوگ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ بَرَاءَت بے حد اَہم رات ہے، کسی صورت سے بھی اسے غفلت میں نہ گزارا جائے، اِس رات خُصوصِیَّت کے ساتھ رَحمتوں کی چَھما چَھم برسات ہوتی ہے۔ اِس مُبارَک شب میں اللہ تبارَکَ وَتعالٰی ''بَنی کَلْب'' کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کو جہنَّم سے آزاد فرماتا ہے۔ کِتابوں میں لکھا ہے: ''قبیلۂ بَنی کلب'' قبائلِ عَرَب میں سب سے زیادہ بکریاں پالتا تھا۔'' آہ! کچھ بدنصیب ایسے بھی ہیں جن پر اِس شبِ بَرَاءَت یعنی چُھٹکارا پانے کی رات بھی نہ بخشے جانے کی وَعید ہے۔ **حضرتِ سیِّدُنا امام بَیْہَقِی شافِعی** علیہ رحمۃ اللہِ القوی ''فَضائِلُ الْاَوقات'' میں نَقل کرتے ہیں: رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: چھ آدمیوں کی اس رات بھی بَخشِش نہیں ہوگی: (۱) شراب کا عادی

(۲) ماں باپ کا نافرمان (۳) زِنا کا عادی (٤) قَطعِ تعلُّق کرنے والا (۵) تصویر بنانے والا اور (٦) چُغَل خور۔ (فضائل الاوقات ج۱ص ۱۳۰ حدیث ۲۷ مکتبة المنارة، مکة المکرمة) اِسی طرح کاہِن، جادوگر، تکبُّر کے ساتھ پاجامہ یا تہبند ٹخنوں کے نیچے لٹکانے والے اور کسی مُسلمان سے بُغض و کینہ رکھنے والے پر بھی اِس رات مغفِرت کی سعادت سے محرومی کی وعید ہے، چُنانچہ تمام مُسلمانوں کو چاہیے کہ مُتَذَکّرہ گناہوں میں سے اگر مَعَاذَ اللہ کسی گناہ میں مُلَوَّث ہوں تو وہ بالخصوص اُس گناہ سے اور بالعُموم ہر گناہ سے **شبِ بَرَاءَت** کے آنے سے پہلے بلکہ آج اور ابھی سچّی توبہ کرلیں، اور اگر بندوں کی حق تلفیاں کی ہیں تو توبہ کے ساتھ ساتھ ان کی مُعافی تلافی کی ترکیب فرمالیں۔

اِمامِ اہلسنّت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کا پیام تمام مسلمانوں کے نام

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسُنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شَمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیِ سنّت، ماحِیِ بِدعت، پیرِ طریقت، باعِثِ خَیر وبَرَکت، حنفی مذہب کے عظیم عالِم اور مفتی حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن نے اپنے ایک اِرادتمند (یعنی مُعتقِد) کو **شبِ براءَت** سے قبل توبہ اور مُعافی تلافی کے تعلُّق سے ایک مکتوب شریف ارسال فرمایا جو کہ اُس کی افادیت کے پیشِ نظر حاضر خدمت ہے چُنانچہ "کُلِّیاتِ مَکاتیبِ رضا" صَفْحہ 356 تا 357 پر ہے: **شبِ بَرَاءَت** قریب ہے،

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے ۔(کنزالعمال)

اِس رات تمام بندوں کے اَعمال حضرتِ عزّت میں پیش ہوتے ہیں۔ مولا عَزَّوَجَلَّ بطفیلِ حُضُور پُرنور، شافعِ یومُ النُّشور علیہ افضل الصَّلوٰۃ و التَّسلیم مسلمانوں کے ذُنُوب (یعنی گناہ) مُعاف فرماتا ہے مگر چند، ان میں وہ دو مسلمان جو باہَم دُنیوی وجہ سے رَنجِش رکھتے ہیں، فرماتا ہے: ''اِن کو رہنے دو، جب تک آپس میں صُلح نہ کرلیں۔'' لہٰذا اہلِ سنّت کو چاہئے کہ حتَّی الْوُسْع قبلِ غروبِ آفتاب 14 شعبان باہم ایک دوسرے سے صفائی کرلیں۔ ایک دوسرے کے حُقُوق ادا کردیں یا مُعاف کرالیں کہ بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی حُقُوقُ الْعِباد سے صَحائفِ اَعمال (یعنی اعمالنامے) خالی ہو کر بارگاہِ عزّت میں پیش ہوں۔ حُقُوقِ مولٰی تعالٰی کے لئے توبۂ صادِقہ (یعنی سچی توبہ) کافی ہے۔ (حدیثِ پاک میں ہے:) اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ (یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہیں (ابنِ ماجہ حدیث ۴۲۵۰)) ایسی حالت میں بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی ضرور اِس شب میں اُمّیدِ مغفِرتِ تامّہ (تام۔مَہ یعنی مغفرت کی پکّی اُمید) ہے بشرطِ صحّتِ عقیدہ۔ (یعنی عقیدہ درست ہونا شرط ہے) وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْم ۔ (اور وہ گناہ مٹانے والا رحمت فرمانے والا ہے) یہ سب مُصالَحتِ اِخوان (یعنی بھائیوں میں صُلح کروانا) ومعافیِ حُقُوق بِحَمْدِہٖ تعالٰی یہاں سالہائے دراز (یعنی کافی برسوں) سے جاری ہے، اُمّید ہے کہ آپ بھی وہاں کے مسلمانوں میں اس کا اِجرا کرکے مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْءٌ (یعنی جو اسلام میں اچھی راہ نکالے اُس کیلئے اِس کا ثواب ہے اور قِیامت تک جو اس پر عمل کریں ان سب کا ثواب ہمیشہ اسکے نامۂ اعمال میں لکھا جائے بغیر اس کے کہ اُن کے ثوابوں

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پرد ُرُود شریف پڑھو اللہ عزَّوجلَّ تم پر رحمت بھیجے گا۔ (ابن عدی)

میں کچھ کمی آئے) کے مِصداق ہوں اور اِس فقیر کیلئے عفو وعافیتِ دارَین کی دُعا فرمائیں۔ فقیر آپ کے لئے دُعا کرتا ہے اور (ان شاءَ اللہ عزَّوَجلَّ) کرے گا۔ سب مسلمانوں کو سمجھا دیا جائے کہ وَہاں (یعنی بارگاہِ الٰہی میں) نہ خالی زَبان دیکھی جاتی ہے نہ نِفاق پسند ہے، صُلح ومُعافی سب سچّے دل سے ہو۔ وَالسلام۔ فقیر احمد رضا قادِری عُفِیَ عَنہُ از بریلی

پندرہ شعبان کا روزہ

حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَہُ الکَرِیْم سے مَروی ہے کہ نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسلِیم کا فرمانِ عظیم ہے: جب پندرہ شعبان کی رات آئے تو اس میں قِیام (یعنی عبادت) کرو اور دن میں روزہ رکھو۔ بے شک اللہ تعالٰی غُروبِ آفتاب سے آسمانِ دنیا پر خاص تجلّی فرماتا اور کہتا ہے: ''ہے کوئی مجھ سے مغفِرت طَلَب کرنے والا کہ اُسے بَخش دوں! ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اُسے روزی دوں! ہے کوئی مُصیبت زدہ کہ اُسے عافِیَت عطا کروں! ہے کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! اور یہ اُس وَقت تک فرماتا ہے کہ فَجر طُلُوع ہوجائے۔''

(سُنَنِ اِبن ماجہ ج۲ص۱۶۰حدیث ۱۳۸۸ دارالمعرفۃ بیروت)

فائدے کی بات

شبِ بَرَاءَت میں اعمال نامے تبدیل ہوتے ہیں لہٰذا ممکن ہو تو 14 شَعبانُ الْمُعَظَّم کو بھی روزہ رکھ لیا جائے تاکہ اعمال نامے کے آخری دن میں بھی روزہ ہو۔ 14 شعبان کو عصر کی نَماز باجماعت پڑھ کر وَہیں نفلی اعتِکاف کرلیا جائے اور نمازِ

مغرب کے اِنتِظار کی نیّت سے مسجِد ہی میں ٹھہرا جائے تاکہ اعمالنامہ تبدیل ہونے کے آخِری لمحات میں مسجِد کی حاضِری، اعتِکاف اور اِنتِظارِ نماز وغیرہ کا ثواب لکھا جائے۔ بلکہ زہے نصیب! ساری ہی رات عبادت میں گزاری جائے۔

سبز پرچہ

اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عُمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک مرتبہ شعبانُ المُعَظَّم کی پندرھویں رات یعنی شبِ براءَت عبادت میں مصروف تھے۔ سر اُٹھایا تو ایک "سبز پرچہ" ملا جس کا نُور آسمان تک پھیلا ہوا تھا، اُس پر لکھا تھا، "هٰذِهٖ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ مِنَ الْمَلِكِ الْعَزِيْزِ لِعَبْدِهٖ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ" یعنی خدائے مالِک وغالِب کی طرف سے یہ "جہنَّم کی آگ سے آزادی کا پروانہ" ہے جو اُس کے بندے عمر بن عبدالعزیز کو عطا ہوا ہے۔ (تفسیر روح البیان ج۸ص۴۰۲ کوئٹہ)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایت میں جہاں اَمیرُ الْمُؤمنین سَیِّدُنا عُمر بن عبدُالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عَظَمت وفضیلت کا اظہار ہے وَہیں شبِ بَراءَت کی رِفعت وشرافت کا بھی ظُہور ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ مُبارَک شب جہنَّم کی بھڑکتی آگ سے بَراءَت (بَ۔ را۔ ءَ۔ ت یعنی چھٹکارا) پانے کی رات ہے اِسی لئے اِس رات کو "شبِ بَراءَت" کہا جاتا ہے۔

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحمت بھیجے گا۔ (ابن عدی)

مغرِب کے بعد چھ نوافِل

معمولاتِ اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام سے ہے کہ مغرِب کے فَرض وسنّت وغیرہ کے بعد چھ رَکْعت نَفل (نَف۔ل) دو دو رَکْعت کر کے ادا کئے جائیں۔ پہلی دو رَکْعتوں سے پہلے یہ نیّت کیجئے: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ ان دو رَکعتوں کی بَرَکت سے مجھے درازیِ عُمر بالخیر عطا فرما۔'' دوسری دو رَکْعتوں میں یہ نیّت فرمایئے: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ ان دو رکعتوں کی بَرَکت سے بلاؤں سے میری حفاظت فرما۔'' تیسری دو رَکْعتوں کیلئے یہ نیّت کیجئے: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ ان دو رکعتوں کی بَرَکت سے مجھے اپنے سوا کسی کا مُحتاج نہ کر'' ان 6 رکعتوں میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد جو چاہیں وہ سورتیں پڑھ سکتے ہیں، بہتر یہ ہے کہ ہر رَکْعت (رَک۔عت) میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد تین تین بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھ لیجئے۔ ہر دو رَکْعت کے بعد ایک بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (پوری سورت) یا ایک بار سُوْرَۃُ یٰسٓ شریف پڑھے بلکہ ہو سکے تو دونوں ہی پڑھ لیجئے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی ایک اسلامی بھائی بلند آواز سے یٰسٓ شریف پڑھیں اور دوسرے خاموشی سے خوب کان لگا کر سُنیں۔ اس میں یہ خیال رہے کہ دوسرا اِس دَوران زَبان سے یٰسٓ شریف بلکہ کچھ بھی نہ پڑھے اور یہ مسئلہ خوب یاد رکھئے کہ جب قراٰنِ کریم بلند آواز سے پڑھا جائے تو جو لوگ سننے کیلئے حاضر ہیں اُن پر فرضِ عین ہے کہ چپ چاپ خوب کان لگا کر سُنیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رات شُروع ہوتے ہی ثواب کا اَنبار (اَم۔بار) لگ جائے گا۔ ہر بار یٰسٓ شریف کے بعد ''دُعائے نصفِ شعبان'' بھی پڑھے۔

دُعائے نصفِ شَعبانُ المُعَظَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَللّٰھُمَّ یَا ذَا الْمَنِّ وَلَا یُمَنُّ عَلَیْہِ ط یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط یَا ذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ط ظَھْرُ اللَّاجِیْنَ ط وَجَارُ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ ط وَاَمَانُ الْخَآئِفِیْنَ ط اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنِیْ عِنْدَکَ فِیْ اُمِّ الْکِتٰبِ شَقِیًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقَتَّرًا عَلَیَّ فِی الرِّزْقِ فَامْحُ اللّٰھُمَّ بِفَضْلِکَ شَقَاوَتِیْ وَحِرْمَانِیْ وَطَرْدِیْ وَاقْتِتَارَ رِزْقِیْ ط وَاَثْبِتْنِیْ عِنْدَکَ فِیْٓ اُمِّ الْکِتٰبِ سَعِیْدًا مَّرْزُوْقًا مُّوَفَّقًا لِّلْخَیْرَاتِ ط فَاِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ فِیْ کِتَابِکَ الْمُنَزَّلِ ط عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ ط ﴿ یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ ۚۖ وَعِنْدَہٗٓ اُمُّ الْکِتٰبِ ﴾ اِلٰھِیْ

بِالتَّجَلِّی الْاَعْظَمِ ط فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَھْرِ شَعْبَانَ الْمُکَرَّمِ ط اَلَّتِیْ یُفْرَقُ فِیْھَا کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ وَّیُبْرَمُ ط اَنْ تَکْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ وَالْبَلْوَاءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ ط وَاَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ ط وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اے احسان کرنے والے کہ جس پر احسان نہیں کیا جاتا! اے بڑی شان وشوکت والے! اے فضل واِنعام والے! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پریشان حالوں کا مددگار، پناہ مانگنے والوں کو پناہ اور خوفزدوں کو امان دینے والا ہے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر تو اپنے یہاں اُمُّ الکتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں مجھے شَقی (یعنی بدبخت)، محروم، دُھتکارا ہوا اور رِزق میں تنگی دیا ہوا لکھ چکا ہو تو اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنے فضل سے میری بدبختی، محرومی، ذِلّت اور رِزق کی تنگی کو مٹا دے اور اپنے پاس اُمُّ الْکِتاب میں مجھے خوش بخت، (کشادہ) رِزق دیا ہوا اور بھلائیوں کی توفیق دیا ہوا ثَبت (تحریر) فرمادے، کہ تو نے ہی تیری نازِل کی ہوئی کِتاب میں تیرے ہی بھیجے ہوئے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی زبانِ فیض ترجمان پر

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جو شخص مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

فرمایا اور تیرا (یہ) فرمانا حق ہے: ''ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ جو چاہے مٹاتا ہے اور ثابت کرتا ہے اور اصل لکھا ہوا اُسی کے پاس ہے۔'' (پ۱۳، الرعد ۳۹) خدایا عَزَّوَجَلَّ! اِتجلّیِ اعظم کے وسیلے سے جو نصفِ شَعبانُ المُکرم کی رات (یعنی شبِ براءَت) میں ہے کہ جس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام اور اٹل کردیا جاتا ہے۔ (یا اللہ!) آفتوں کو ہم سے دور فرما کہ جنہیں ہم جانتے اور نہیں بھی جانتے جبکہ تو انہیں سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ بے شک تو سب سے بڑھ کر عزیز اور عزّت والا ہے۔ اللہ تعالٰی ہمارے سردار محمد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم پر اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے آل واصحاب رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنھُم پر دُرُودو سلام بھیجے۔ سب خوبیاں سب جہانوں کے پالنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں۔

سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ کی مَدَنی اِلتجائیں

اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ کا سالہا سال سے شبِ بَرَاءَت میں بیان کردہ طریقے کے مطابِق چھ نَوافِل وتِلاوت وغیرہ کا معمول ہے۔ مغرِب کے بعد کی جانے والی یہ عبادت نفلی ہے، فَرض وواجب نہیں اور نَمازِ مغرب کے بعد نوافِل وتِلاوت کی شریعت میں کہیں مُمانَعت بھی نہیں۔ حضرتِ علّامہ اِبنِ رَجَب حنبلی (حَم۔ب۔لی) علیہ رَحمَۃُ اللہِ القوی لکھتے ہیں: اہلِ شام میں سے جلیل القدر تابعین مَثَلاً حضرتِ سیِّدُنا خالِد بن مَعْدان، حضرتِ سیِّدُنا مَکْحُول، حضرتِ سیِّدُنا لقمان بن عامر رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی وغیرہ شبِ بَراءَت کی بَہُت تعظیم کرتے تھے اور اس میں خوب عبادت بجالاتے، انہی سے دیگر

مسلمانوں نے اِس مبارک رات کی تعظیم سیکھی۔(لَطائِفُ الْمَعارِف ج ۱ ص ۱٤٥) فقہ حنفی کی مُعتبر کتاب، ''دُرِّمُختار'' میں ہے: شبِ براءت میں شب بیداری (کرکے عبادت) کرنا مستحب ہے، (پوری رات جاگنے ہی کو شب بیداری نہیں کہتے) اکثر حصّے میں جاگنا بھی شب بیداری ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۲ ص ٥٦٨، بہارِ شریعت ج ۱ ص ٦٧٩ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی) مَدَنی التجا ہے: ممکن ہو تو تمام اسلامی بھائی اپنی اپنی مساجد میں بعدِ مغرب چھ نوافل وغیرہ کا اہتمام فرمائیں اور ڈھیروں ثواب کمائیں۔ اسلامی بہنیں اپنے اپنے گھر میں یہ اعمال بجالائیں۔

سال بھر جادو سے حِفاظت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 170 صفحات پر مشتمل کتاب، ''اسلامی زندگی'' صَفحہ 134 پر ہے: اگر اس رات (یعنی شبِ براءت) سات پتے بیری (یعنی بیر کے دَرخت) کے پانی میں جوش دیکر (جب پانی نہانے کے قابل ہو جائے تو) غُسل کرے اِن شاءَ اللّٰہ العزیز تمام سال جادو کے اثر سے محفوظ رہے گا۔

شبِ بَراءَت اور قبروں کی زیارت

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: میں نے ایک رات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو نہ دیکھا تو بقیعِ پاک میں مجھے مِل گئے، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں اس بات کا ڈر تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم تمہاری حق تلفی کریں

فرمانِ مُصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

گے؟ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں نے خیال کیا تھا کہ شاید آپ اَزواجِ مُطَہَّرات (م۔طَہ۔ہَرات) میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے۔ تو فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرَہویں رات آسمانِ دُنیا پر تجلّی فرماتا ہے، پس قبیلۂ بنی کَلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ گنہگاروں کو بَخش دیتا ہے۔''

(سُنَنِ تِرمِذی ج۲ ص۱۸۳ حدیث ۷۳۹ دارالفکر بیروت)

آتشبازی کا مُوجِد کون؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شبِ بَراءَت جہنَّم کی آگ سے ''بَراءَت'' یعنی چھٹکارا پانے کی رات ہے، مگر صد کروڑ افسوس! مسلمانوں کی ایک بھاری تعداد آگ سے چُھٹکارا حاصل کرنے کے بجائے خود پیسے خرچ کر کے اپنے لئے آگ یعنی آتشبازِی کا سامان خریدتی اور خوب پٹاخے وغیرہ چھوڑ کر اِس مقدّس رات کا تقدُّس پامال کرتی ہے۔ مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اپنی مختصر کتاب ''اسلامی زندگی'' میں فرماتے ہیں: ''اس رات کو گناہ میں گزارنا بڑی محرومی کی بات ہے آتشبازی کے متعلّق مشہور یہ ہے کہ یہ نَمرود بادشاہ نے ایجاد کی جبکہ اس نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ علٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو آگ میں ڈالا اور آگ گُلزار ہوگئی تو اُس کے آدمیوں نے آگ کے اَنار بھر کر ان میں آگ لگا کر حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ علٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف پھینکے۔'' (اسلامی زندگی ص۷۷)

فرمانِ مُصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

شبِ براءت کی مُرَوَّجہ آتشبازی حرام ہے

افسوس! شبِ براءت میں ''آتشبازی'' کی ناپاک رُسم اب مُسلمانوں کے اندر زور پکڑتی جارہی ہے۔ ''اسلامی زندگی'' میں ہے: مسلمانوں کا لاکھوں روپیہ سالانہ اس رسم میں برباد ہوجاتا ہے اور ہر سال خبریں آتی ہیں کہ فُلاں جگہ سے اِتنے گھر آتشبازی سے جَل گئے اور اتنے آدمی جل کر مر گئے۔ اس میں جان کا خطرہ، مال کی بربادی اور مکانوں میں آگ لگنے کا اندیشہ ہے، (نیز) اپنے مال میں اپنے ہاتھ سے آگ لگانا اور پھر خدا تعالٰی کی نافرمانی کا وبال سر پر ڈالنا ہے، خدا عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس بیہودہ اور **حرام کام** سے بچو، اپنے بچّوں اور قرابت داروں کو روکو، جہاں آوارہ بچّے یہ کھیل کھیل رہے ہوں وہاں تماشا دیکھنے کیلئے بھی نہ جاؤ۔ (اسلامی زندگی ص۷۸) (شبِ براءت کی مُرَوَّجہ) آتش بازی کا چھوڑنا بلاشک اِسراف اور فُضُول خرچی ہے لہٰذا اِس کا **ناجائز و حرام** ہونا اور اسی طرح آتش بازی کا بنانا اور بیچنا خریدنا سب **شرعاً ممنوع** ہیں۔ (فتاوی اجملیہ ج ٤ ص ٥٢) میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: آتشبازی جس طرح شادیوں اور **شبِ براءَت** میں رائج ہے **بیشک حرام** اور پورا جُرم ہے کہ اس میں تضییعِ مال (تَض۔ یِیْع۔ مال یعنی مال کا ضائع کرنا) ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۳ ص ۲۷۹)

آتش بازی کی جائز صورتیں

شبِ براءَت میں جو آتش بازی چھوڑی جاتی ہے اُس کا مقصد کھیل کود اور تفریح ہوتا

ہے لہٰذا یہ گناہ و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ البتّہ اِس کی بعض جائز صورتیں بھی ہیں جیسا کہ بارگاہِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ میں سُوال ہوا: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ آتشبازی بنانا اور چھوڑنا حرام ہے یا نہیں؟

الجواب: ممنوع و گناہ ہے مگر (یعنی البتّہ) جو صورت خاصہ لَھْو و لَعِب و تبْذِیر و اِسراف سے خالی ہو (یعنی اُن مخصوص صورتوں میں جائز ہے جو کھیل کود اور فُضُول خرچی سے خالی ہو)، جیسے اعلانِ ہلال (یعنی چاند نظر آنے کا اعلان) یا جنگل میں یا وقتِ حاجت شہر میں بھی دفعِ جانورانِ موذی (یعنی ایذا دینے والے جانوروں کو بھگانے کیلئے) یا کھیت یا میوے کے درختوں سے جانوروں (اور پرندوں) کے بھگانے اُڑانے کو ناڑیاں، پٹاخے، تُو مڑیاں چھوڑنا۔

(فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۲۹۰)

تجھ کو شعبانِ معظّم کا خدایا واسِطہ
بخش دے ربِّ محمد تو مری ہر اک خطا

﴿1﴾ شبِ بَراءَت کے اجتماع سے میرا دل چوٹ کھا گیا

شبِ براءت میں عبادت کا جذبہ بڑھانے، اِس مقدّس رات میں خود کو آتش بازی اور دیگر گناہوں سے بچانے نیز اپنے آپ کو باکردار مسلمان بنانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے، ہر ماہ کم از کم تین دن کے لئے عاشقانِ رسول کے ہمراہ ''مَدَنی قافِلے'' میں سنّتوں بھرا سفر

اختیار کیجئے اور **مَدَنی انعامات** کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش فرمایئے۔ آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے دو مدنی بہاریں پیش کی جاتی ہیں: **مرکز الاولیا** (لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کالُبِّ لُباب ہے: تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے "مدنی ماحول" سے وابَستہ ہونے سے **پہلے** مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ زیادہ تر بدمذہبوں کی صحبت میں رہنے کے بَہُت بڑے گناہ کے ساتھ ساتھ دیگر طرح طرح کے گناہوں کی خوفناک دلدل میں بھی پھنسا ہوا تھا، صد کروڑ افسوس کہ **شب و روز فلمیں ڈِرامے دیکھنا،** فَحّاشی کے اَڈّوں کے **پھیرے لگانا** میرے نزدیک مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ قابلِ **فخر** کام تھا۔ میری گناہوں بھری خَزاں رسیدہ شام کے اِختِتام اور نیکیوں بھری صُبحِ بہاراں کے آغاز کے اسباب یوں بنے کہ ایک اسلامی بھائی کی **اِنفِرادی کوشش** کی بَرَکت سے **مجھے "ہنجر وال"** میں **شبِ براءَت** کے سلسلے میں ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت نصیب ہوگئی۔ مبلِّغ دعوتِ اسلامی کا بیان اس قدر پرسوز اور رِقّت انگیز تھا کہ میں اپنے گناہوں پر ندامت سے پانی پانی ہوگیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا کچھ ایسا خوف طاری ہوا کہ میری آنکھوں سے **آنسوؤں کے دھارے** بہ نکلے! اجتماع کے اختتام پر ہمارے عَلاقے کے "مدنی قافِلہ ذمّے دار" اسلامی بھائی نے مجھ سے ملاقات فرمائی اور **مجھے تین دن** کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی ترغیب دی، چُونکہ دل چوٹ کھا چکا تھا لہٰذا میں ان کی **اِنفرادی کوشش** کے نتیجے میں مَدَنی قافلے کا مسافِر بن گیا۔ مَدَنی قافلے کے اندر

عاشقانِ رسول کی شفقتوں بھری صحبت میں رہ کر بے شمار سنّتیں سیکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے اپنے سابِقہ تمام گناہوں سے توبہ کرلی۔ جب رَمَضانُ المبارَک کی تشریف آوری ہوئی تو میں نے عاشقانِ رسول کے ساتھ آخِری عَشرے کے اعتِکاف کی سعادت حاصل کی۔ اُس اعتِکاف میں ستائیسویں شب ایک خوش نصیب اسلامی بھائی کو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سرکارِ دوعالم، نورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی زیارت نصیب ہوئی، اس بات نے میرے دل میں دعوتِ اسلامی کی مَحَبَّت کو مزید 12 چاند لگادیئے اور میں مکمَّل طور پر دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوگیا۔

آؤ کرنے لگو گے بہُت نیک کام، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف
فضلِ رب سے ہو دیدارِ سلطانِ دیں، مَدَنی ماحول میں کر لوتم اعتِکاف
راحت وچین پائے گا قلبِ حزیں،
مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف (وسائلِ بخشش ص ۳۰۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿2﴾ فلموں کا خوار

بابُ المدینہ (کراچی) کے عَلاقے ’’بڑا بورڈ‘‘ کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ پہلے پہل میں مُعاشَرے (مُ۔عا۔شَرے) کا بگڑا ہوا نوجوان تھا، روزانہ پابندی کے ساتھ خوب فلمیں ڈِرامے دیکھنے کے سبب مَحَلّے میں ’’فِلموں کا خوار‘‘ کے نام

سے مشہور ہو گیا تھا۔ میرے سُدھرنے کا سبب یہ بنا کہ ایک اسلامی بھائی کی ''انفِرادی کوشش'' کے نتیجے میں ''کھجی گراونڈ'' (گلبہار) میں تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے ہونے والے شبِ براءَت (برا۔ءَ۔ت) کے سنّتوں بھرے اجتماعِ پاک میں شرکت کی سعادت حاصل ہو گئی، وہاں پر میں نے ''قبر کی پہلی رات'' کے موضوع پر رُلادینے والا بیان سنا، **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ سے دل بے چین ہو گیا، میں نے پچھلے گناہوں سے توبہ کی اور **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گیا۔ ہمارا سارا گھرانہ ماڈَرن تھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری **اِنفرادی کوشش** سے میرے پانچ بھائی بھی **دعوتِ اسلامی** والے بن گئے اور سب نے سروں پر **عمامہ شریف** کا تاج سجالیا اور گھر کے اندر مکمّل **مَدَنی ماحول** بن گیا، تادمِ تحریر حلقہ مُشاوَرت کے خادِم کی حیثیت سے سنّتوں کی خدمت کر رہا ہوں۔ مجھے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کا کافی شوق ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر ماہ پابندی سے تین دن **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کرتا ہوں۔

یقیناً مُقدّر کا وہ ہے سکندر   جسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول
یہاں سنّتیں سیکھنے کو ملیں گی   دِلائے گا خوفِ خدا مَدَنی ماحول
اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر
گناہوں کی دیگا دوا مَدَنی ماحول   (وسائلِ بخشش ص ۳۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔ (مِشْکاۃُ الْمَصابِیح ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

"شعبانُ المعظَّم" کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے قبرِستان کی حاضِری کے 11 مَدَنی پھول

﴿1﴾ نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِوَالتَّسلِیم کا فرمانِ عظیم ہے: میں نے تم کو زیارتِ قُبُور سے منع کیا تھا، اب تم قبروں کی زیارت کرو کہ وہ دُنیا میں بے رغبتی کا سبب ہے اور آخِرت کی یاد دلاتی ہے۔ (سُنَنِ اِبن ماجہ ج ۲ ص ۲۵۲ حدیث ۱۵۷۱ دار المعرفۃ بیروت)

﴿2﴾ (ولیُّ اللّٰہ کے مزار شریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبْر کی زیارت کو جانا چاہے تو مُستَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیر مکروہ وقت میں) دو رَکْعَت نَفْل پڑھے، ہر رَکْعَت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد ایک بار اٰیَۃُ الْکُرْسِی، اور تین بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھے اور اس نَماز کا ثواب صاحِبِ قَبْر کو پہنچائے، اللّٰہ تعالیٰ

اُس فوت شدہ بندے کی قَبْر میں نور پیدا کرے گا اور اِس (ثواب پہنچانے والے) شخص کو بَہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔ (فتاوی عالمگیری ج۵ص ۳۵۰ دار الفکر بیروت)

﴿3﴾ مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فُضُول باتوں میں مشغول نہ ہو۔ (ایضاً)

﴿4﴾ قبرِستان میں اُس عام راستے سے جائے، جہاں ماضی میں کبھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلے۔ "رَدُّالْمُحتار" میں ہے: (قبرِستان میں قبریں پاٹ کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۱ ص ۶۱۲) بلکہ نئے راستے کا صِرف گمانِ غالب ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے۔ (دُرِّمُختار ج۳ ص۱۸۳ دار المعرفة بیروت)

﴿5﴾ کئی مزاراتِ اولیاء پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سَہولت کی خاطر مسلمانوں کی قبریں مِسمار (یعنی توڑ پھوڑ) کر کے فرش بنا دیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، تِلاوت اور ذِکرو اَذکار کیلئے بیٹھنا وغیرہ حرام ہے، دُور ہی سے فاتحہ پڑھ لیجئے۔

﴿6﴾ زیارتِ قبر میّت کے مُواجَهه میں (یعنی چہرے کے سامنے) کھڑے ہو کر ہو اور اس (یعنی قبر والے) کی پائنتی (پا۔اِن۔تی یعنی قدموں) کی طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ کے سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ اُسے سر اُٹھا کر دیکھنا

پڑے۔ (فتاوٰی رضویہ مخرّجہ ج ۹ ص ۵۳۲ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

﴿7﴾ قبرستان میں اِس طرح کھڑے ہوں کہ قبلے کی طرف پیٹھ اور قبر والوں کے چہروں کی طرف منہ ہو اس کے بعد کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ بِالْاَثَر۔ ترجمہ: اے قبر والو! تم پر سلام ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آگئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۰)

﴿8﴾ جو قبرستان میں داخل ہو کر یہ کہے: اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْاَجْسَادِ الْبَالِیَۃِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَۃِ الَّتِیْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْیَا وَھِیَ بِکَ مُؤْمِنَۃٌ اَدْخِلْ عَلَیْھَا رَوْحًا مِّنْ عِنْدِکَ وَسَلَامًا مِّنِّیْ۔ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! (اے) گل جانے والے جسموں اور بوسیدہ ہڈیوں کے رب! جو دنیا سے ایمان کی حالت میں رخصت ہوئے تو ان پر اپنی رحمت اور میرا سلام پہنچادے۔ تو حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے لے کر اس وقت تک جتنے مومن فوت ہوئے سب اُس (یعنی دُعا پڑھنے والے) کے لیے دعائے مغفِرت کریں گے۔ (مُصنّف ابن اَبی شَیبہ ج ۱۰ ص ۱۵ دارالفکر بیروت)

﴿9﴾ شفیعِ مُجرِمان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص قبرِستان میں داخل ہُوا پھر اُس نے سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ، سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص اور سُوْرَۃُ التَّکَاثُر پڑھی پھر یہ دُعا مانگی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے جو کچھ قراٰن

پڑھا اُس کا ثواب اِس قبرِستان کے مومن مُردوں اور مومن عورتوں کو پہنچا۔ تو وہ تمام مومن قِیامت کے روز اس (یعنی ایصالِ ثواب کرنے والے) کے سِفارشی ہونگے۔ (شَرحُ الصُّدُور ص ۳۱۱ مرکز اہلسنت برکات رضا الہند) حدیثِ پاک میں ہے: ''جو گیارہ بار سُورَۃُ الْاِخْلَاص یعنی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (مکمّل سورۃ) پڑھ کر اس کا ثواب مُردوں کو پہنچائے، تو مُردوں کی گنتی کے برابر اسے (یعنی ایصالِ ثواب کرنے والے کو) ثواب ملے گا۔'' (دُرِّمُختار ج ۳ ص ۱۸۳)

﴿10﴾ قَبْر کے اوپر اگربتّی نہ جلائی جائے اس میں سُوئے ادب (یعنی بے ادبی) اور بدفالی ہے (اور اس سے میّت کو تکلیف ہوتی ہے) ہاں اگر (حاضِرین کو) خوشبو (پہنچانے کے لیے لگانا چاہیں تو) قَبْر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا مَحبوب (یعنی پسندیدہ) ہے۔ (مُلَخَّصاً فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۹ ص ۴۸۲، ۵۲۵) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ایک اور جگہ فرماتے ہیں: ''صحیح مسلم شریف'' میں حضرت عَمْرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، انھوں نے دمِ مرگ (یعنی بوقتِ وفات) اپنے فرزند سے فرمایا: ''جب میں مرجاؤں تو میرے ساتھ نہ کوئی نوحہ کرنے والی جائے نہ آگ جائے۔''

(صَحیح مُسلِم ص ۷۵ حدیث ۱۹۲ دار ابن حزم بیروت)

﴿11﴾ قَبْر پر چَراغ یا موم بتّی وغیرہ نہ رکھے کہ یہ آگ ہے، اور قَبْر پر آگ رکھنے سے

مَیِّت کو اَذِیَّت (یعنی تکلیف) ہوتی ہے، ہاں رات میں راہ چلنے والوں کے لیے روشنی مقصود ہو، تو قَبْــــر کے ایک جانب خالی زمین پر موم بتّی یا چَراغ رکھ سکتے ہیں۔

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت حصّہ 16 اور (۲) 120 صَفَحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ہدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے۔

فہرس

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
عاشقِ دُرُود و سلام کا مقام	1	محروم لوگ	11
آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا مہینہ	2	امامِ اہلسنّت کا پیام تمام مسلمانوں کے نام	12
شعبان کے پانچ حُروف کی بہاریں	2	پندرہ شعبان کا روزہ	14
صَحابہٴ کرام کا جذبہ	3	فائدے کی بات	14
موجودہ مُسلمانوں کا جذبہ	4	سبز پرچہ	15
نفلی روزوں کا پسندیدہ مہینہ	4	مغرب کے بعد چھ نوافل	16
لوگ اس سے غافل ہیں	5	دُعائے نصفِ شعبانُ المعظم	17
مرنے والوں کی فہرس بنانے کا مہینہ	5	سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کی مَدَنی التجائیں	19
آقا شعبان کے اکثر روزے رکھتے تھے	6	سال بھر جادو سے حِفاظت	20
حدیثِ پاک کی شرح	6	شبِ بَراءَت اور قبروں کی زیارت	20
دعوتِ اسلامی میں روزوں کی بہاریں	7	آتشبازی کا مُوجِد کون؟	21
شعبان کے اکثر روزے رکھنا سنّت ہے	7	شبِ براءت کی مُرَوَّجہ آتشبازی حرام ہے	22
بھلائیوں والی راتیں	8	آتش بازی کی جائز صورتیں	22
نازُک فیصلے	8	شبِ بَراءت کے اجتماع سے میرا دل چوٹ کھا گیا	23
ڈھیروں گناہگاروں کی مغفرت ہوتی ہے مگر.....	9	فلموں کا خوار	25
حضرتِ داؤد عَلَیْہِ السّلام کی دُعا	10	قبرستان کی حاضری کے 11 مَدَنی پھول	27